© rasailojaraid.com

Muhammad (Peace be upon him) in the Bible

(محمد ﷺ کے بارے میں بائبل کی پیشین گوئیاں)

مؤلف : عبدالاحد داؤد

ناشر : دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

سال اشاعت : ۱۹۹۵ء

صفحات : ۳۰۴

قیمت : درج نہیں

"عہد نامۂ عتیق" اور "عہد نامۂ جدید" میں جس "آنے والے" کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئی ہیں، مسلمان اہلِ علم کے نزدیک اس کی مصداق نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی قدر ہے۔ اس حوالے سے مسلمان اہلِ علم کی جانب سے متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کے لٹریچر میں وقیع اور بوجوہ ممتاز اضافہ ہے۔ اولاً اس کے مؤلف ایک مسیحی کلدانی فرقے یونیائی (Uniate) کے آرچ بشپ رہے ہیں۔ ثانیاً وہ بائبل کی زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہیں۔ انہوں نے تراجم پر انحصار کرنے کے بجائے براہ راست اصل متون سے استدلال کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو پیشین گوئیوں کا مصداق قرار دیا ہے۔

کتاب میں مندرج سوانحی خاکے کی رُو سے مؤلف کتاب پروفیسر عبدالاحد داؤد ۱۸۶۷ء میں اورمیا (ایران) میں پیدا ہوئے۔ الٰہیات و فلسفہ کی تعلیم کے بعد بشپ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں آرچ بشپ ہو گئے، مگر ذاتی غور و فکر کے نتیجے میں ۱۹۰۰ء میں اس عہدے سے الگ ہو گئے۔ تین برس بعد (۱۹۰۳ء میں) انگلستان گئے اور مسیحی موحدین (Unitarians) میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۰۴ء میں استانبول میں شیخ الاسلام جمال الدین آفندی اور دیگر علماء سے تبادلۂ خیالات کے بعد انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا۔

کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں "عہد نامۂ عتیق" اور دوسرے حصے میں "عہد نامۂ جدید" میں بیان شدہ پیشین گوئیوں پر بحث کی گئی ہے۔ بحث کی بنیاد زیادہ تر لسانیاتی ہے۔ سامی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زبانوں کی حیثیت سے عبرانی اور عربی میں قریبی تعلق ہے۔ سامی زبانوں میں الفاظ کا اصل مادہ سہ حرفی ہوتا ہے، مثلاً کلمہ "استعمال" یوں تو سات حروف پر مشتمل ہے، مگر اِس کا مادہ صرف تین حرف "ع م ل" پر مشتمل ہے۔ ایک مادے سے مشتق الفاظ کے معانی باہم متقارب ہوتے ہیں۔ ایک ہی خاندان کی زبانوں کے بعض الفاظ کے بنیادی مادے کے حروف میں امتدادِ زمانہ یا زبان کی انفرادی خصوصیات کے باعث تبدیلی آجاتی ہے۔ "س" کا "ش" اور "ت" کا "ث" میں بدل جانا بہت عام ہے۔ بالخصوص قریب المخارج حروف باہم تبدیل ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ سامی زبانوں میں اصل اعتبار حروفِ صحیح (Consonants) کا ہوتا ہے، حروفِ علت (Vowels) کا نہیں۔

بائبل کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اِس کی اصل زبانوں گ ارامی، عبرانی وغیرہ گ سے واقفیت ہو۔ بائبل کے مترجمین پر یہ اعتراض عام ہے کہ اُنھوں نے اکثر اسمائے معرفہ کا ترجمہ کر دیا ہے اور کبھی کبھار اسمائے نکرہ کا ترجمہ نہیں کیا اور یوں اسمائے نکرہ، اسمائے معرفہ بن گئے ہیں۔ اِس پس منظر میں مفہوم بالکل بدل کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر داؤد بائبل کی زبانوں میں درک رکھنے کے باعث اس پوزیشن میں تھے کہ تراجم کو نظر انداز کر دیں اور وہ اپنی لسانیاتی تحقیق میں بعض ایسے نتائج اخذ کر سکے جو دوسروں کے لیے ممکن نہ تھے۔

اُن کی تحقیق کے مطابق حجّی (۲:۷) میں "حمدا" سے مراد احمد (مادہ ح م د) اور "شالوم" سے مراد "اسلام" (مادہ ش ل م / س ل م) ہے (دیکھیے: صفحات ۲۹-۳۵)۔ وہ لکھتے ہیں کہ پیدائش (۴۹-۱۰) میں لفظ "شیلوہ" کا جو بھی ترجمہ کیا جائے، اُس کے مصداق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنتے ہیں۔ (صفحات ۵۹-۶۹) اسی طرح "پورو کیا" اور فارقلیط پر اُن کے مقالات دلچسپ اور فکر انگیز ہیں۔ بپتسمہ (اصطباغ) پر لکھتے ہوئے اُنھوں نے "اصطباغ" اور قرآنی آیت "صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ" (البقرہ: ۱۳۸) پر ایک نئے زاویے سے روشنی ڈالی ہے۔ اِس سے قطع نظر کہ مؤلف کی ہر بات سے اتفاق کیا جائے یا نہیں، کتاب کا اندازِ بیان سنجیدہ اور محققانہ ہے۔ اسلام اور مسیحیت کے تقابلی مطالعے سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اِس سے یقیناً مستفید ہوں گے۔ تاہم کتاب میں لسانیاتی بحث کی موجودگی کا تقاضا تھا کہ اِس موضوع پر بنیادی معلومات پر مبنی ایک مقالہ شاملِ کتاب کر دیا جاتا۔ یہ اُن قارئین کے لیے از حد مفید ثابت ہوتا جو علمِ لسانیات سے چنداں واقف نہیں۔

محمد مشتاق احمد مشتاق

© rasailojaraid.com